آغا غیاث الرحمن انجم

پاکستان کو توڑنے والے ہاتھ

ہماری سیاست اور صحافت کے پیشہ ور شاطر، آزادیٔ پاکستان سے لے کر آج تک تقسیم ھند کے مخالفوں کی کردار کشی کسی نہ کسی طریقے سے کرتے ہی چلے آ رہے ہیں اس مہم سے ان کا مقصودِ حقیقی یہ ہے کہ آزادیٔ پاکستان کے نام سے جو خیانتیں، وعدہ خلافیاں اور غداریاں انہوں نے اور ان کے قائدین و حامیوں نے کی ہیں ان پر پردہ پڑا رہے اور عوام ان کے اصل کردار اور اصل چہرے کو نہ دیکھ سکیں۔ کیونکہ یہ بات ان کو اور پوری دنیا کو معلوم ہو چکی ہے کہ آزادیٔ ھند نے جب تحریکِ پاکستان کا رخ اختیار کیا تو برصغیر پاک و ھند کے مسلمانوں کی زبان پر ایک ہی نعرہ تھا

پاکستان کا مطلب کیا......لا الہ الا اللہ.........محمد رسول اللہ

اور ظاہر ہے کہ لیگی قیادت کیلئے یہ نعرہ زہر قاتل اور یہ کلمہ پیغام موت سے کم نہیں۔

ان کی تعلیم، ان کی تاریخ، ان کی تربیت، ذھنیت، کردار، ان کا طریقہ بود و باش امریکہ و فرنگی کے ساتھ ان کی اب تک کی وفاداریاں، محبتیں، صحبتیں، قربتیں اور قرب سیاسی میدان مارنے اور اقتدار تک پہنچنے کیلئے یہ کلمہ اور یہ نعرہ ایک زینے اور سیڑھی کے طور پر تو قابل قبول ہے لیکن لا الہ الا اللہ کو برسر اقتدار لانا اور اس کے مطابق پاکستان کا نظام سیاست و معیشت و معاشرت قائم کرنا یا پھر اپنے آپ ہی کو اس کے مطابق ڈھال لینا ان کی سرشت سیرت اور عادت و فطرت کے خلاف ہے چنانچہ پاکستان بن جانے کے بعد اور کرسی واقتدار پر قبضہ جما لینے کے بعد لا الہ الا اللہ کی جو تاویلیں انہوں نے کیں اور اس قبیل کے مرد و زن نے اس کے خلاف جو جلی خفی اور منظم سازشیں اب تک کی ہیں وہ تاریخ پاکستان کا افسوس ناک باب اور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ کلمے کا استعمال ان کی مجبوری اور ضرورت تھی۔ کلمے کا اقتدار و نفوذ ان کا مقصد اور نیت ہرگز نہ تھی۔ نصف صدی سے زائد عرصہ بیت چکا کہ اس ملک میں ہر ایرا غیرا نتھو خیرا نواب زادہ، زمیندار سرمایہ پرست وڈیرا لٹیرا چور اچکا اور سر ظفر اللہ خان قادیانی پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ اور جو گندر ناتھ منڈل پہلا وزیر قانون تو برسر اقتدار آیا لیکن لا الہ الا اللہ کو امریکہ و برطانیہ کے ان وفادار چہیتوں نے کرسی اقتدار کے قریب بھی بھٹکنے نہ دیا۔

مخالفین تقسیم پر کیچڑ اچھالنے کی سیاسی و صحافتی کوششیں اور سازشیں در اصل اس غرض سے ہیں کہ ان ابن الوقتوں اور ابن ابیوں کے ان کرتوتوں اور مکروہ چہروں کو کوئی جان اور پہچان نہ سکے۔

پیشہ ورانہ صحافت و سیاست کے ان بچہ جموروں کو تاریخی حقائق پر پردہ ڈالنے کی بجائے اب تو اپنے منافقانہ کردار سے تائب ہو کر ایمان، دیانت، سچائی، نیک نیتی اور حسن کردار کا ثبوت دینا چاہیے کیونکہ اب تو ملک کا ہر فرد و بشر اس بات کو جان چکا ہے کہ کلمے کے نام سے ہماری سیاسی قیادت نے ہم سے دھوکہ کیا ہے پھر بھی وہ سیاسی قیادت ہے جو سر ظفر اللہ خان جیسے انگریز پٹھو اور ختم نبوت کے علانیہ غدار کو وزارت خارجہ جیسا حساس قلمدان

سونپتی، سر فرانسس موڈی جیسے موذی انگریز کو پنجاب کے اہم صوبے کا گورنر بناتی اور چناب نگر (سابق ربوہ) کی پوری بستی برائے نام قیمت پر قادیانی فرقے کو دان کرتی ہے۔

یہی وہ سیاسی ٹولہ ہے جس نے بانیٔ پاکستان محمد علی جناح کی نماز جنازہ کے امام اور پاکستان کے پہلے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتاب اس لئے ضبط کی کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے جو قادیانی عقیدے کے خلاف ہے۔ انہی غداران ختم نبوت کا سیاسی، انتظامی گروہ ہے۔ جو پاکستان کے مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کرتا اور پاکستان کی گلی کوچوں اور بازاروں میں دس ہزار نہتے مسلمانوں کو اس لئے شہید کرتا ہے کیونکہ وہ حضور ختمی مرتبت کی ختم نبوت کے مقابلے میں کسی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ماننے کو تیار نہیں بلکہ غیرت مند مسلمانوں کی طرح حکومتِ پاکستان سے مرزائیوں کو کافر قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اسی ٹولے نے احرار کی برپا کردہ تحریک مقدس، تحریک تحفظ ختم نبوت کے نتیجے میں مولانا عبدالستار خان نیازی، سید ابو الاعلیٰ مودودی اور امین الحسنات سید خلیل احمد قادری کو پھانسی کی سزا اسی جرم پر سنائی کہ

اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، حضرت مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، سید مظفر علی شمسی وغیرھم اور سینکڑوں علمائے اسلام اور ہزاروں عاشقانِ ختم نبوت کو محض ختم نبوت کے عقیدے اور نعرے کی وجہ سے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ڈالا اور ان کو طرح طرح سے اذیتیں پہنچائیں۔

سیاسی قزاقوں کا یہی ٹولہ ہے جو ترپن برس سے سر ظفر اللہ خان، خواجہ ناظم الدین، سکندر مرزا، ایوب خان، یحییٰ خان، ذوالفقار علی بھٹو بے نظیر اور نواز شریف کا روپ دھار دھار کر جماعتیں پینترے اور نعرے بدل بدل کر ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کر کے اس ملک کی دولت لوٹتا اور برسرِ اقتدار آ کر اس ملک کے عوام کا خون چوس رہا ہے۔ پاکستان کے انہی بدنام زمانہ چوروں غداروں نے ۱۹۷۱ء میں محض کرسی اور اقتدار کی خاطر مشرقی پاکستان کو توڑا اور پاکستان کے نوے ہزار غازیوں کو ھندوستان کی جیلوں میں ڈال کر تاریخ اسلام اور عالم اسلام کو ذلیل اور رسوا کر کے رکھ دیا۔

اس سیاسی اور صحافتی ٹولے کے ہاں اگر غیرت یا دانش نام کی کوئی شے ہے تو اسے چاہیے کہ اپنا ملبہ دوسروں پر ڈالنے کی بجائے اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرے اور ان منحوس چہروں کو بے نقاب کرے جو 14 اگست 1947 سے آج دن تک حکومت کی مسندوں پر متمکن ہو کر بانیٔ پاکستان کے مزار پر حاضری دینے کے بعد پاکستان اور اھل پاکستان کی تقدیر کے ساتھ کھیلتے رہے اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہے اس ٹولے میں ہمت یا دیانت ہے تو توڑے ان ہاتھوں کو جنہوں نے 1971ء میں انڈیا کے ہوائی جہاز کی ہائی جیکنگ کا ڈرامہ رچا کر پاک و ھند جنگ کے حالات پیدا کئے پھر اپنے ازلی آقاؤں کے اشارے سے اپنے جماعتی اخباری گماشتوں کے سہارے مشرقی پاکستان کو توڑ کر پاکستان کے نوے ہزار فوجیوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ بھارتی جیلوں میں دھکیل دیا۔

گردن پکڑے ان کوتاہ اندیشوں اور عاقبت نا اندیشوں کی جنہوں نے پورے ھندوستان کو پاکستان بنانے کی

بجائے پچھتر فی صد علاقہ ھندوؤں کے حوالے کر کے صرف پچیس فیصد پاکستان کیلئے قبول کر لیا اور بھارت کے نام سے ھندوؤں کی ایک بھنت بڑی متحدہ مملکت کی بنیاد رکھی اور جب مسلمانوں نے صدق دل کے ساتھ اس تقسیم کو قبول کر لیا تو پھر بڑی رعونت اور شان بے نیازی کے ساتھ کہہ دیا گیا کہ جمیع مسلمان پاکستان کے مطلب لاالہ الااللہ سے جو مراد لیتے ہیں بانی پاکستان کی مراد وہ نہ تھی اور یہ نعرہ مسلم لیگ کا نعرہ نہ تھا۔

سوال تو یہ ہے کہ دس کروڑ مسلمانانِ ھند کا نعرہ، مطلب مطالبہ اور فیصلہ کیا تھا۔ اس کا صاف سادہ صحیح اور مختصر جواب یہ ہے کہ مسلمانانِ ھند کا ذھن، مطلب مطالبہ نعرہ اور فیصلہ یہی تھا کہ پاک سرزمین میں فقط رب کائنات کی حکومت و قانون اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت و اطاعت پاکستان کا مطلب نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ تو پھر تیس کروڑ مسلمانوں کے دس کروڑ ووٹوں نعروں اور فیصلے کے مقابلے میں چند لیگیوں کی باطنی خواھش یا خفیہ رائے کیا حیثیت کیا وقعت اور کیا طاقت یا کیا وزن رکھتی ہے؟

لیکن اس کے باوجود اس وقت دس کروڑ اسلامیان ھند کی خواھش اور رائے کے مقابلے میں مسلم لیگی لٹیروں کی اقل قلیل اقلیت کو اپنی خواہش پر اصرار ہے تو اس کو سوائے بد دیانتی اور بد نیتی کے اور کیا نام دیا جاسکتا ہے براہ کرم! تاریخی سچائی سے منہ نہ موڑیں خائن اور بد طینت مجرمین کو بچانے اور چھپانے کی کوشش نہ کریں بلکہ صدقِ دل اور خلوص نیت کے ساتھ اپنے گناھوں کا اعتراف کریں اور ان سے تائب ہو کر انسانیت شرافت سچائی دیانت اور حقیقت پسندی کا ثبوت دیں۔

اگر ایسا نہ کیا تو پھر ایک دن خنجر کی زبان اور لہو کی دھار خود بولے گی۔

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر
لہو پکارے گا آستیں کا

لیکن وہ دن آخری دن ہوگا، پلٹنے اور توبہ کرنے کا دن ہوگا۔

بقیہ از ص 62

خرید کر انہیں تقریباً لاگت پر عام لوگوں کے استفادہ کے لئے مہیا کرنا یا تقسیم کرنا۔ افغانستان بوسنیا۔ چیچنیا۔ وسطی ایشیاء اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی مالی خدمت اور انکی دینی زندگی کو درست کرنے کے لئے انہی کی زبانوں میں دینی لٹریچر کی اشاعت و فراہمی۔ غرض خدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو محض توفیق الہیٰ سے صدیقی ٹرسٹ جاری رکھے ہوئے ہے۔ منصور الزمان صدیقی صاحب ایک مخلص اور دیانت دار آدمی ہیں۔ نوشہرہ صوبہ سرحد میں عبدالقیوم حقانی نے جامعہ ابوھریرہ انہی کے تعاون سے قائم فرمایا ہے۔ صدیقی صاحب نے مولانا کے نام جو خطوط تحریر کئے۔ تحفہ فکر عمل انہی کا مجموعہ ہے۔ ان خطوط میں نظم وضبط دیانت، نیک نیتی، اور اخلاص کے حوالے سے بے شمار ہدایات ہیں اور صدیقی صاحب کا جذبِ دروں جا بجا نظر آتا ہے۔ تعلیمی اور رفاہی اداروں کے ذمہ داروں کیلئے "تحفہ فکر و عمل" بہت نافع ہے۔